روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 21 مئی 2009ء 25 جمادی الاول 1430 ہجری 21 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 112

نماز باجماعت کے لئے درد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں۔ پھر نماز پڑھانے کے لئے ایک آدمی کو حکم دوں اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ حدیث نمبر :608)

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بیوت الذکر کی اصل زینت عبادت گزاروں کا اخلاص اور تقویٰ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قیام نماز کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کا قول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''(بیوت الذکر) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب (بیوت الذکر) ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (بیت الذکر) چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ (بیت الذکر) کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے...... (البدر 31/اکتوبر 1905ء، ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی (بیت الذکر) بنے اس کی خالص بنیاد تقوی اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اسی کے ہو جائیں۔ اور اسی کے حکم کے مطابق و موافق (بیوت الذکر) کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ یہ (بیت الذکر، یعنی بیت الفتوح مارڈن۔ ناقل) بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی (بیوت الذکر) ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں۔ اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں (دین حق) اور احمدیت کی فتح اب ان (بیوت الذکر) کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو! اور (بیوت الذکر) کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد (دین حق) اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 3/اکتوبر 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 372,371)

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

کوئز کتاب ''حقیقۃ الوحی''

(زیر اہتمام شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء کی روشنی میں شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے امسال کے لئے روحانی خزائن جلد 22 میں موجود کتاب ''حقیقۃ الوحی'' کو بطور نصاب مقرر کر دیا ہے۔ امسال ہونے والا مرکزی امتحان بھی اسی کتاب سے ہو گا۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے والے تمام خدام کو سند کامیابی دی جائے گی۔ نمایاں کارکردگی دکھانے والے 200 خدام کو مرکز میں مدعو کر کے دوبارہ امتحان لیا جائے گا۔ اور اس امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے مابین کوئز مقابلہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اعزاز پانے والے خدام کو درج ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

اول: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+پندرہ ہزار روپے نقد
دوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+دس ہزار روپے نقد
سوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+پانچ ہزار روپے نقد

ان تینوں پوزیشنز کے علاوہ اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام کو سند امتیاز اور ایک ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

فائنل مقابلہ جات میں معیار عام کے خدام شامل ہوں گے۔ نیز اسی طرح نمائندگی اور کارکردگی کے لحاظ سے اول، دوم اور سوم آنے والے علاقہ اور ضلع کو ٹرافی اور شیلڈز دی جائیں گی۔

☆ کتاب حقیقۃ الوحی کی آڈیو CD/DVD شعبہ ہذا سے دستیاب ہے۔

☆ نصاب میں تبدیلی کی وجہ سے کوئز مطالعہ کتب روحانی خزائن جلد 3 کی بجائے اب یہ کوئز حقیقۃ الوحی میں سے ہی ہو گا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

۞ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے دفاتر کی سیکیورٹی کے لئے گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کے پاس اسلحہ کا لائسنس موجود ہے اور وہ جماعتی خدمت کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت/محلہ کی سفارش کے ساتھ وکالت علیا تحریک جدید میں بھجوائیں۔

برائے رابطہ: 047-6212329,0300-7704616

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں

احمدیہ ہسپتال شیانڈا (کینیا) کی نئی عمارت کا افتتاح

کینیا مشرقی افریقہ کا ایک خوبصورت ملک ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں مجلس نصرت جہاں کے تحت جماعت احمدیہ اس وقت تین طبی ادارے چلا رہی ہے۔ جو ممباسہ، کسوموں اور شیانڈا کے مقامات پر ہیں۔

سنگ بنیاد

شیانڈا Western Province کے ضلع Mumias میں واقع ہے۔ شیانڈا ہسپتال کا آغاز خلافت رابعہ میں 1988ء میں ہوا اور جب 2005ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں کا دورہ فرمایا تو حضور نے اس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ جون 2006ء میں تعمیر کا آغاز ہوا اور دسمبر 2008ء میں یہ خوبصورت عمارت مکمل ہوئی۔ موجودہ میڈیکل آفیسر انچارج مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے تعمیر کے کام کی نگرانی کی۔

مورخہ 27/اپریل کو اس عمارت کے افتتاح کی شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ کینیا کے وزیر صحت Hon.Prof. Anyang'Nyong'o مہمان خصوصی تھے۔ جب مہمان خصوصی اس تقریب کے لئے تشریف لائے تو لوائے احمدیت اور کینیا کا جھنڈا لہرانے سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولانا نعیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ کینیا کا جھنڈا مہمان خصوصی نے لہرایا۔ اس کے بعد وزیر موصوف نے Banjamin کا سدابہار پودا ہسپتال کی عمارت کے سامنے لگایا۔ مکرم امیر صاحب کینیا نے بھی اس موقع پر ایک یادگار پودا لگایا۔

وزیر موصوف نے Ribbon کاٹ کر عمارت کا افتتاح کیا اور مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ پھر مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے وزیر صاحب کو ہسپتال کا Tour کروایا اور یہاں مہیا سہولیات سے آگاہ کیا۔

دور دراز کے اس علاقہ میں ECG مشین دیکھ کر وزیر صاحب حیران اور خوش ہوئے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ Email کے ذریعہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ پاکستان سے ECG رپورٹس پر تبصرہ، راہنمائی اور ادویات تجویز کرنے کی سہولت بھی ہے تو یہ ان کے لئے خوشگوار حیرت کا موجب بنا۔

اس تقریب کے لئے یکصد افراد کی گنجائش والے گیارہ Tent لگائے گئے اور سارے ماحول کو جماعتی Banners اور Posters سے سجایا گیا تھا۔

ہسپتال کے وزٹ اور معائنہ کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا پھر مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے ہسپتال کا تعارف حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ معزز مہمانان میں سے بھی بعض نے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی قربانی اور خدمات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

وزیر صحت کا خطاب

محترم وزیر صحت (مہمان خصوصی) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ہسپتال کے کھولنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وزیر صاحب نے اپنے علاقہ یعنی Kisumu میں بھی اسی طرح کا ہسپتال بنانے کی درخواست کی۔

آخر میں مکرم مولانا نعیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور خدمت کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

یاد رہے کہ یہ ہسپتال 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ECG اور الٹرا ساؤنڈ کا انتظام ہے اور ایک اچھی لیبارٹری قائم ہے۔ زچہ بچہ وارڈ، جنرل وارڈ اور Minor Operations کی سہولت بھی ہے۔ وزارت صحت کی مدد سے HIV Test بھی کئے جاتے ہیں۔

اس افتتاح کی تقریب میں 906 مہمان تشریف لائے۔ حکومت کے 54/اعلیٰ افسران، مکرم امیر صاحب کینیا اپنی مجلس عاملہ کے 8 ممبران سمیت تشریف لائے، 5 مرکزی مربیان، 23 جماعتوں سے 482 احمدی احباب، 325 عیسائی دوست، بزنس کمیونٹی سے 16 اور میڈیا کے 16 نمائندے بھی آئے۔

اخبارات اور ریڈیو میں اس ہسپتال کا خوب چرچا رہا اور کئی دن تک بار بار ریڈیو پر یہ خبر آتی رہی۔ اس ہسپتال کے آغاز سے اب تک یہاں خدمت کا اعزاز پانے والے مندرجہ ذیل ڈاکٹرز ہیں۔

1۔ مکرم ڈاکٹر خواجہ عطاء الرحمان صاحب (بانی ڈاکٹر)

2۔ مکرم ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب

3۔ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب

4۔ مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب (موجودہ ڈاکٹر)

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو عوام الناس کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین

درد کا درماں

دل کی راحت کا یہ سامان رہے صدیوں تک
ہم پہ مولیٰ کا یہ احسان رہے صدیوں تک

آسمانوں سے یوں ہی نُور کے چشمے پھوٹیں
یہ سفر زیست کا آسان رہے صدیوں تک

تا قیامت رہیں ہم عشقِ محمدؐ کے اسیر
ہم فقیروں کی یہی شان رہے صدیوں تک

یوں ہی رحمت کا شجر ہم پہ رہے سایہ فگن
یوں ہی ہر درد کا درمان رہے صدیوں تک

یوں ہی اک شخص لٹاتا رہے چاہت کے گلاب
یوں ہی وہ ہم پہ مہربان رہے صدیوں تک

ہم بھی ہوں اپنے سبھی قول نبھانے والے
ان کو بھی ہم پہ سدا مان رہے صدیوں تک

اُن کی خوشبو سے مہکتا رہے سارا عالم
جاری و ساری یہ فیضان رہے صدیوں تک

یہ گلستان سدا اس کی حفاظت میں رہے
ہاں خدا اِس کا نگہبان رہے صدیوں تک

عبدالصمد قریشی

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں
جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا جلسہ سالانہ

رپورٹ: مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 25 واں جلسہ سالانہ مورخہ 19 تا 21 دسمبر 2008ء منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ دارالحکومت آبی جان سے مشرق کی طرف تقریباً 210 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود شہر ابینگرو (Abengourou) میں منعقد کیا گیا۔

ابینگرو وہ شہر ہے جہاں آئیوری کوسٹ میں سب سے پہلے احمدیت کا پودا لگا۔ یہاں 2008ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو ایک خوبصورت اور بڑی بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الامن عطا فرمایا۔ اس لئے خلافت جوبلی کے جلسہ پر اس بیت الذکر کا افتتاح بھی کیا گیا۔ اس بیت الذکر میں 600 سے زائد توحید پرست خدا تعالیٰ کی عبادت کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ کے لئے ابینگرو شہر میں بیت الذکر ''بیت الامن'' سے ملحقہ وسیع احاطہ کا انتخاب کیا گیا۔ اور اس ریجن کے خدام کی دن رات محنت و وقارِ عمل سے اس جگہ کو خوبصورت جلسہ گاہ میں تبدیل کیا گیا۔ اور ایک نہایت خوبصورت سٹیج تیار کیا گیا۔

آجکل آئیوری کوسٹ 5 سال کی خانہ جنگی کے بعد امن کے عمل سے گزر رہا ہے اس موقع پر بیت الذکر کا نام بھی بہت سارے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر میں خدام، اطفال، انصار اور لجنہ نے بھرپور وقارِ عمل کیا اور تین ماہ کے مختصر عرصہ میں یہ خوبصورت بیت الذکر تعمیر کی گئی۔

اس جلسہ سالانہ کا آغاز اور اس بیت الذکر کا افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا۔ بیت الذکر کو بینرز اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کو اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور اس بیت الذکر کو حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں سے بھردے۔ آمین

اس تاریخی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے وفود کی آمد کا سلسلہ جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل ہی شروع ہو گیا تھا احباب جماعت محبت اور بڑے جوش کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کے لئے آرہے تھے۔ یہ سلسلہ 19 دسمبر رات گئے تک جاری رہا۔

خلافت جوبلی جلسہ میں شرکت کے لئے بندوکو Bondoukou ریجن سے ایک بادشاہ سلامت اپنے وفد کے ہمراہ 18 دسمبر 2008ء کو پہنچ گئے۔ اور تین دن تک جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ ان کی بادشاہت 90 دیہات تک پھیلی ہوئی ہے۔ ان کو King of bode (کنگ آف بودے) کہتے ہیں۔ اسی طرح ملک مالی (Mali) سے مکرم عمر معاذ صاحب اپنے وفد کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

19 دسمبر 2008ء
بروز جمعۃ المبارک

جلسہ کا آغاز خصوصی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ہی ''بیت الذکر بیت الامن'' کا افتتاح عمل میں آیا۔ جو محترم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے جمعہ کی نماز کے ساتھ کیا۔

اسی دن سہ پہر 4 بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ لوائے احمدیت مکرم امیر صاحب نے لہرایا۔ تو فضا کلمہ طیبہ کے ورد سے گونج اٹھی۔ آئیوری کوسٹ کے پرچم کو صدر صاحب جماعت احمدیہ ابینگرو شہر مکرم باپینا ابوبکر صاحب Bapina Abou bakar نے لہرایا اور قومی ترانہ پڑھا گیا بعد میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن اور ترجمہ کے بعد نظم پڑھی گئی مکرم محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔

افتتاحی تقریب میں King of Bode بھی تشریف لائے۔ اس کے بعد ایک تقریر ''آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین'' کے موضوع پر ہوئی۔ اجتماعی دعا کے بعد پہلے دن کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

20 دسمبر 2008ء بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا۔

خلافت جوبلی جلسہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے ہوا اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں مکرم محترم امیر صاحب نے ''دینی معاشرہ میں عورت کے کردار'' کے موضوع پر قرآن، حدیث اور فرمودات حضرت مسیح موعود و خلفاء سے تفصیلی روشنی ڈالی۔

''خلافت، امن و اتحاد کا واحد ذریعہ ہے''

اس موضوع پر مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔

دوسرے دن کے اجلاس میں ابینگرو شہر کی معزز اور بااثر حکومتی اور سول سوسائٹی کی شخصیات نے شرکت کی جن میں بادشاہ، چیفس اور ائمہ کرام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور اس تقریر کو بڑے انہماک سے سنا۔

نمائش جلسہ سالانہ کی روایات میں سے ہے امسال بھی خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ تصاویر حضرت مسیح موعود و خلفاء، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات افریقہ کی تصاویر، ہیومینیٹی فرسٹ کے مختلف پراجیکٹس کی تصاویر، آئیوری کوسٹ کے مختلف جلسہ سالانہ کی تصاویر، احمدیہ بیوت الذکر کی تصاویر کے علاوہ قرآن کریم اور دیگر کتب مسیح موعود اور کتب سلسلہ کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی نمائش کے لئے رکھا گیا۔

شہر کی ان معزز شخصیات کو نمائش کا وزٹ کروایا گیا اور بانی سلسلہ اور خلفاء کے تعارف کے ساتھ ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا جماعت احمدیہ کی دینی اور سماجی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ان شخصیات نے جماعتی خدمات کو سراہا اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

20 دسمبر بروز ہفتہ خلافت جوبلی جلسہ کا تیسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا نظم کے بعد ''آمد امام مہدی'' کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ بعد میں مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ نے خلافت جوبلی کے سال جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں کیا پروگرام کئے اور اس سال کو کیسے منایا پر اپنی رپورٹ پیش کی۔

اتوار 21 دسمبر 2008ء

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا جس کا موضوع نماز کی اہمیت تھا۔

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے 21 دسمبر 2008 کی صبح ایک خلافت جوبلی امن مارچ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ مارچ صبح 7:30 بجے شروع ہوا اور شہر کی مصروف شاہراہوں سے گزرتا ہوا 9 کلومیٹر کا سفر 3 گھنٹے میں طے کر کے دوبارہ جلسہ گاہ پہنچا۔ امن مارچ کا آغاز دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب نے کروائی امن مارچ کے دوران شرکاء نے مختلف بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''، ''ہم احمدی امن کے سفیر ہیں'' اور ''احمدیہ صد سالہ خلافت جوبلی'' لکھا تھا امن مارچ کے دوران 5 ہزار سے زائد کی تعداد میں جماعتی پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ میگا فون کے ذریعہ نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد، حضرت محمد ﷺ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد سے شہر کی فضا گونج اُٹھی۔

ایک ہزار مرد و زن پر مشتمل اس امن مارچ کو پولیس نے مکمل طور پر Escort کیا ہوا تھا۔ ایک کلومیٹر پر پھیلا ہوا یہ امن مارچ اس قدر منظم تھا کہ پولیس اہلکار یہ بات کہنے پر مجبور تھے کہ آپ لوگ خود اس قدر منظم ہیں کہ آپ کو ہماری ضرورت نہیں ہے ہم تو صرف رسمی کارروائی کر رہے تھے۔ اس امن مارچ کے بعد کثرت سے لوگ احمدیہ مشن ہاؤس سے رابطہ کر کے جماعت کے بارے میں معلومات لے رہے تھے۔

اس دن کا دوسرا اجلاس تلاوت قرآن و ترجمہ سے شروع ہوا نظم کے بعد چندہ کی اہمیت پر تقریر ہوئی۔ ''دین حق اور شادی'' کے موضوع پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے دینی تعلیمات پیش کیں۔ نیشنل صدر خدام الاحمدیہ، صدر انصار اللہ اور صدر صاحبہ لجنہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ مختلف ریجنز کے نومبائعین سٹیج پر آکر صداقت حضرت مسیح موعود پر گواہی دیتے اور بتاتے کہ میں احمدی کیوں ہوا۔ احمدیت کو کیسے پایا اور احمدی ہونے کے بعد کیا تبدیلیاں ان کے اندر آئیں۔

اختتامی اجلاس

مورخہ 21 دسمبر بروز اتوار 11:45 پر اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی اہمیت اور برکات بیان کیں۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کے بعد صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کے لئے ملکی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی پروگرام کئے گئے۔

نیشنل ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی جلسہ کے بارہ میں پروگرامز کئے گئے۔ اس کے علاوہ ابینگرو شہر میں ایک پرائیویٹ ریڈیو پر جس کی رینج 100 کلومیٹر ہے ایک ہفتہ تک روزانہ 6 دفعہ جلسہ سالانہ کی پبلسٹی کی گئی۔ اسی طرح 18 دسمبر بروز جمعرات کو اس ریڈیو نے جلسہ سالانہ کی اہمیت و غرض و غایت بیان کرنے کے لئے ایک گھنٹہ کا وقت بالکل فری دیا۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران اسی ریڈیو نے تمام پروگرامز اور مختلف انٹرویوز ریکارڈ کئے۔ جو جلسہ کے بعد ریڈیو پر نشر کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کی روایت کے مطابق اس جلسہ کے دوران بھی ایک بازار کا اہتمام کیا گیا جماعتی نظام کے تحت لگنے والے اس بازار میں خورونوش کی مختلف اشیاء رکھی گئی تھیں۔

باقی صفحہ 6 پر

جدید دور میں برطانیہ سے انتخابی سلسلہ کا آغاز ہوا اور اسے مختلف ملکوں نے اپنایا۔ ہر ملک اپنا انتخابی طریقہ کار رکھتا ہے۔ ذیل میں ایسے ملکوں کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں پاکستان کے استثنٰی کے ساتھ جمہوری تسلسل راسخ ہو چکا ہے۔ ان ملکوں میں برطانیہ قدیم تر ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ، ترکی اور برصغیر سے بھارت کو لیا گیا ہے۔

پاکستان

پاکستان میں انتخابات کی تاریخ بہت زیادہ طویل نہیں ہے۔ 1947ء میں آزادی حاصل ہونے کے بعد 1958ء تک قومی سطح پر کبھی براہ راست انتخابات منعقد نہ ہو سکے۔ البتہ کبھی کبھار صوبائی الیکشن منعقد ہوتے رہے۔ پہلی بار 10 مارچ 1951ء میں پنجاب اسمبلی کی 197 نشستوں کے لئے براہ راست انتخابات ہوئے جن کے لئے 939 امیدوار کھڑے ہوئے۔ ان میں سے 189 انتخاب جیت کر آئے اور باقی تین بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ اس کے بعد 8 دسمبر 1951ء کو صوبہ سرحد میں اور مئی 1953ء میں سندھ اسمبلی کے لئے انتخابات ہوئے۔ اسی طرح اپریل 1954ء میں مشرقی پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کے لئے انتخابات ہوئے، جن میں پاکستان مسلم لیگ بنگالی قوم پرستوں کے مقابلے میں بری طرح شکست کھا گئی۔ اس کے بعد ملک پر آمریت مسلط ہوگئی اور جنرل ایوب خان نے انتخابات کا ڈھونگ رچایا، جس میں بی ڈی ارکان نے کردار ادا کرتے ہوئے مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو شکست سے دوچار کرایا۔ اس کے بعد ایوب خان کے جانشین جنرل یحیٰی خان نے انتخابات کا ڈول ڈالا۔ ان انتخابات کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ پاکستان کے شفاف ترین انتخابات تھے، جن میں مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن اور مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹیوں نے اکثریت حاصل کی تاہم حکومت سازی کے تنازعہ میں مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش کی صورت اختیار کر گیا اور ملک کے باقی حصے میں ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم بن گئے۔ اس کے بعد 1977ء، 1988ء، 1990ء، 1993ء اور 1997ء میں انتخابات منعقد ہوئے۔ 1999ء میں نواز شریف حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا اور اس کے بعد 2002ء میں انتخابات منعقد ہوئے اور اب 2008ء میں ایک بار پھر انتخابات ہوئے۔

پاکستان پر تین ایسے ادوار بھی گزرے ہیں جب ملک کا کوئی وزیر اعظم نہیں تھا۔ پہلا دور 7 اکتوبر 1958ء سے 3 جولائی 1972ء تک دوسرا دور 5 جولائی 1977ء سے 24 مارچ 1985ء تک ہے۔ ان ادوار میں مارشل لاء نافذ رہا۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے پاس صدارت اور وزارت عظمٰی کے اختیارات مسلوب رہے۔ تیسرا دور 12 اکتوبر 1999ء سے 20 نومبر 2002ء تک جاری رہا۔ اس دوران جنرل (ر) پرویز مشرف نے چیف ایگزیکٹو کے طور پر سربراہ حکومت کے اختیارات سنبھالے رکھے۔ 2002ء کے بعد 2007ء تک ملک میں تین وزرائے اعظم متعارف کرائے گئے، جن میں ظفراللہ خان جمالی، چوہدری شجاعت حسین اور شوکت عزیز کے نام شامل ہیں۔

الیکشن کمیشن

پاکستان میں الیکشن کمیشن 23 مارچ 1956ء کو پہلے آئین کے تحت وجود میں لایا گیا۔ یہ ایک آزاد اور خود مختار آئینی ادارہ ہے اور اس کا مقصد صاف شفاف انتخابات کا اہتمام کرنا ہے جن میں قومی، صوبائی، صدارتی، سینٹ اور مقامی حکومتوں کے انتخابات شامل ہیں۔ ادارے کا سربراہ چیف الیکشن کمشنر کہلاتا ہے اس کے علاوہ اس کے چار ارکان ہوتے ہیں جو ہائی کورٹ کے جج ہوتے ہیں۔ ان کا تقرر صدر، الیکشن کمشنر اور متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کرتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر کا تقرر تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا جج ہو یا رہا ہو یا پھر سپریم کورٹ کا جج بننے سے متعلق شرائط پر پورا اترتا ہو۔ الیکشن کمشنر کو اپنی مدت تقرر کا تحفظ اور مالی خودمختاری حاصل ہوتی ہے۔ الیکشن ٹریبونلز تعینات کرنا بھی ادارے کے فرائض میں شامل ہے۔

ارکان قومی اسمبلی کا انتخاب براہ راست خفیہ بیلٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کی 342 نشستوں میں دارالحکومت کی 2 پنجاب کی 148، سندھ کی 61، سرحد کی 35، فاٹا کی 12، بلوچستان کی 14 اور اقلیتوں کی 10 نشستیں شامل ہیں۔ جبکہ خواتین کی پنجاب سے 35، سندھ سے 14، سرحد سے 8 اور بلوچستان سے 3 نشستیں شامل ہیں۔ اسی طرح پنجاب اسمبلی کی عام نشستیں 297 ہیں، جبکہ 8 اقلیتوں اور 66 خواتین کی نشستیں اس کے علاوہ ہیں۔ سندھ اسمبلی میں عام نشستیں 130، اقلیتوں کی 9 اور خواتین کی 29 سیٹیں ہیں۔ سرحد اسمبلی میں عام نشستیں 99، اقلیتی نشستیں 3 اور خواتین کی نشستیں 22 ہیں۔ اس طرح کل تعداد 124 بنتی ہے۔ بلوچستان اسمبلی کی 278 نشستوں میں 51 عام، 3 اقلیتی اور 11 خواتین کی نشستیں شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کے ارکان 5 سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔

سینٹ کی کل 100 نشستیں ہیں، جن میں 17 نشستیں خواتین اور 17 ٹیکنو کریٹس اور علماء کے لئے ہیں۔ ان ارکان کا انتخاب چھ سال کے لئے ہوتا ہے۔ ان میں وفاقی دارالحکومت سے عام نشستوں کے لئے 2، خواتین ایک اور ایک ٹیکنو کریٹ یا عالم لیا جاتا ہے۔ پنجاب سے عام نشستوں پر 14، خواتین چار اور چار ٹیکنو کریٹ یا علماء لئے جاتے ہیں۔ سندھ سے عام نشستوں پر 14، خواتین چار اور ٹیکنو کریٹ یا علماء 4 لئے جاتے ہیں۔ فاٹا سے عام نشستوں پر 8 ارکان لئے جاتے ہیں، جبکہ بلوچستان سے عام نشستوں پر 14، چار خواتین اور چار ٹیکنو کریٹ یا علماء لئے جاتے ہیں۔

الیکشن کمیشن اس امر کا پابند ہے کہ وہ سینٹ کے انتخابات کا بندوبست متناسب نمائندگی کے نظام کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے الیکٹورل کالجز سے کرائے۔ سینٹ کے ارکان کا انتخاب چھ سال کے لئے ہوتا ہے تاہم ان کا پہلا گروپ تین سال کی تکمیل پر ریٹائر ہو جاتا ہے اور اس کا تعین چیف الیکشن کمشنر خود کرتا ہے۔

صدر کا انتخاب

صدر پاکستان کا انتخاب خفیہ بیلٹ کے ذریعے الیکٹورل کالج کرتا ہے جو سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ صدر کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اس کی عمر کم از کم 45 سال ہونی چاہئے، اسے قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل ہونا چاہئے۔ صدر کا انتخاب 5 سال کے لئے ہوتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر، پارلیمنٹ اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے خصوصی اجلاسوں میں صدر کا انتخاب آئین کے مطابق کرانے کا پابند ہوتا ہے۔

اہلیت

قومی یا صوبائی اسمبلی کے لئے امیدوار کی عمر کم از کم 25 سال ہو اور اس کا نام الیکٹورل رول میں شامل ہو۔

مقامی حکومتوں کے انتخابات

انتظامی ارتکاز کو توڑنے اور گراس روٹ لیول پر عوام کی شرکت کے لئے مقامی انتخابات منعقد کرانا بھی الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔ یہ انتخابات ہر چار سال کے بعد غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے جاتے ہیں۔ ان کے تمام ارکان بشمول کونسلروں، نائب ناظمین اور ناظمین براہ راست منتخب کئے جاتے ہیں۔ ایک یونین کونسل میں کیٹیگری کی بنیاد پر ارکان کی تعداد کچھ یوں ہوتی ہے۔ ناظم اور نائب ناظم دو، مسلم (عام) چار، مسلم خواتین دو، کسان/ مزدور تین، کسان/مزدور خواتین ایک اور اقلیتی ایک نشست ہوتی ہے۔ تمام یونین کونسلوں میں کیٹیگری کے لحاظ سے ناظموں کی تعداد 6 ہزار 125 نائب ناظمین 6 ہزار 125، مسلم (عام) 24 ہزار 500، مسلم خواتین 12 ہزار 250، کسان مزدور 12 ہزار 250، کسان مزدور خواتین 12 ہزار 250 اور اقلیتی برادریوں کی 6 ہزار 125 ہوتی ہے۔ یہ مجموعی تعداد 79 ہزار 625 بنتی ہے۔

ووٹر کی اہلیت

عمر کی کم از کم حد 18 سال ہے۔ پاکستانی ہونا لازمی ہے۔ ذہنی توازن درست ہو، کسی انتخابی علاقے کا رہائشی ہو اور اس کا نام انتخابی فہرست میں لازماً درج ہو۔

سلطنت ہائے متحدہ برطانیہ

انگلستان اور اس کے ملحقات، آئرلینڈ، سکاٹ لینڈ اور دیگر علاقوں میں انتخابات کی روایت بہت پرانی ہے، جس کے باعث وہاں اسے ثقافت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ خصوصاً انگریز روایت پسند قوم ہیں۔ اسی لئے انہوں نے اپنا شاہی ادارہ قائم رکھا ہے، جس کے باعث یونائیٹڈ کنگڈم (سلطنت ہائے متحدہ) کو صدر منتخب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کنگڈم کی سربراہی کا فریضہ وزیر اعظم ادا کرتا ہے۔

یہاں پانچ طرح کے انتخابات مروج ہیں، جن میں عام انتخابات، مقامی انتخابات، علاقائی انتخابات، یورپی انتخابات اور میئرل انتخابات شامل ہیں۔

ووٹر کی اہلیت

ووٹر کے لئے کم از کم 18 سال کی عمر کی حد مقرر کی گئی ہے۔ ایسا شخص جو یوکے کا رہائشی ہو، یوکے جمہوریہ آئرلینڈ یا دولت مشترکہ کے کسی ملک کا شہری ہو، ووٹ دینے کا اہل ہے۔ بشرطیکہ اس کا نام انتخابی رجسٹر میں موجود ہو۔ جبکہ ہاؤس آف لارڈز کے ارکان یا وہ شخص جو کسی جرم میں قید ہو، ذہنی سطح پر غیر متوازن ہو، غیر رہا شدہ دیوالیہ ہو یا ایسا شخص جو گزشتہ پانچ سال کے دوران کسی انتخابی دھاندلی کا مرتکب ہو، ووٹ نہیں ڈال سکتا۔ تاہم ہاؤس آف لارڈز کے ارکان، مقامی، یورپی، سکاٹ لینڈ کی پارلیمان اور ویلز کی قومی اسمبلی کے انتخابات میں ووٹ دینے کا اہل ہوتا ہے۔ یورپی یونین کے ممالک کے یوکے میں رہائش پذیر باشندے مقامی، یورپی، سکاٹش اور ویلز کے انتخاب میں ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ نظریے کے مطابق شاہی خاندان کے افراد ووٹ ڈالنے کے اہل ہوتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کے اس اقدام کو غیر آئینی تصور کیا جاتا ہے۔ یوکے کے شہری اگر ملک سے باہر ہوں تو پندرہ سال تک ووٹ ڈالنے کے حقدار ہوتے ہیں۔ وہ یوکے میں اپنے رہائشی حلقے کے ایم پی کو ووٹ دے سکتے ہیں۔ اس کا اطلاق ان افراد پر بھی ہوتا ہے جو برطانیہ سے باہر جانے سے پہلے اٹھارہ سال کی عمر کو نہیں پہنچے تھے۔ ملازمتوں کے سلسلے میں بیرون ملک مقیم افراد بھی ووٹ ڈالنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ الیکشن سے کم از کم گیارہ دن قبل رجسٹریشن کرانے کے پابند ہوتے ہیں۔

پارٹی سسٹم

روایتی طور پر یوکے میں دو جماعتی نظام مؤثر ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہاں دو ہی بڑی جماعتیں کنزرویٹو پارٹی اور لیبر پارٹی اثر و رسوخ کی حامل ہیں تاہم 2005ء کے انتخابات میں لبرل ڈیموکریٹ پارٹی بھی سامنے آئی ہے، جس نے House of Commons دارالعوام کے

انتخابات میں 62 نشستیں حاصل کیں اور اب اسے تفنن طبع کے طور پر اڑھائی جماعتی نظام کہا جاتا ہے۔

انتخابی طریقہ کار

انتخابات میں آزاد امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کی اجازت ہے۔ موجودہ پارلیمنٹ میں اس وقت تین آزاد ارکان ہیں جو 1945ء میں یوکے کی کسی پارلیمنٹ میں آزاد ارکان کی سب سے بڑی تعداد قرار دی جاتی ہے۔

کسی خاص حلقے سے الیکشن لڑنے کے لئے برطانوی شہری امیدوار کو اپنے حلقے کے دس اہل ووٹروں کے دستخط درکار ہوتے ہیں، جبکہ اسے پانچ سو پاؤنڈ جمع کرانا ہوتے ہیں، جو اسے اس صورت میں واپس کئے جاتے ہیں جب وہ اپنے حلقہ انتخاب سے پانچ فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرلے۔ اس سے کم تعداد میں ووٹ حاصل کرنے پر اس کا زرضمانت ضبط کرلیا جاتا ہے۔

ہر حلقہ ایک امیدوار منتخب کرسکتا ہے۔ 2005ء کے انتخابات میں 646 حلقے تھے۔ ان حلقوں میں جغرافیائی تبدیلیوں کے تحت کمی بیشی آسکتی ہے۔ ہر حلقہ سے ایک امیدوار کے انتخاب کا مطلب یہ ہے کہ ایوان 646 نشستوں پر مبنی ہے۔ اکثریتی نشستیں حاصل کرنے والی جماعت کو حکومت بنانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری بڑی پارٹی موجودہ ملکہ یا بادشاہ کی اپوزیشن بنتی ہے۔ کنگڈم میں شخصیات کے بجائے جماعت کو منتخب کیا جاتا ہے۔

ایک پارلیمان کی مدت پانچ سال مقرر ہے۔ تاہم ایسا ممکن ہے کہ حکومت کو اپنی مقبولیت پر اعتماد ہو اور وہ چار سال بعد ہی انتخابات منعقد کروائے۔

شاہی خاندان کا سربراہ وزیراعظم کے مشورے پر پارلیمنٹ توڑنے کا فرمان جاری کرتا ہے جس کے 17 عامل دنوں کے بعد انتخابات منعقد ہوتے ہیں۔

1935ء کے بعد سے اب تک تمام انتخابات جمعرات ہی کے روز منعقد ہوتے آرہے ہیں۔ جس سے برطانوی سیاسی ثقافت میں ایک اور روایت کا اضافہ ہوگیا ہے۔ انتخابات سے قبل دفتر کابینہ ''پردہ'' (Purdah) نافذ کردیتا ہے جو چھ ہفتے تک جاری رہتا ہے۔ اس دوران سرکاری ادارے اور ان کے ارکان عوام کے ساتھ حکومتی اقدامات یا متنازع امور پر گفتگو نہیں کرسکتے ہیں۔ لفظ ''پردہ'' غالباً اردو سے لیا گیا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سرکاری اداروں کے افراد عوام کی رائے کو متاثر نہ کرنے پائیں اور وہ اپنی مرضی کے مطابق استصواب کا حق استعمال کریں۔

مقامی انتخابات

مقامی انتظامیہ تشکیل دینے کے لئے مقامی سطح پر کونسلروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے شمالی آئرلینڈ میں واحد قابل انتقال ووٹ سسٹم رائج ہے۔ جبکہ انگلستان اور ویلز میں لندن سمیت تمام بورڈز میں آزاد تکثیری (Plurality) نظام رائج ہے۔ اس مرتبہ 2007ء میں سکاٹ لینڈ میں بھی واحد قابل انتقال ووٹ سسٹم استعمال کیا گیا، مقامی انتخابات ہر سال منعقد ہوتے ہیں۔

مقامی انتخابات کے ہمراہ عام الیکشن کا دن بھی آجائے تو ان میں سے کسی الیکشن کو ملتوی نہیں کیا جاتا اور ایک ہی دن منعقد کرادیئے جاتے ہیں۔ 2004ء میں پہلی بار مقامی انتخابات، یورپی انتخابات، لندن کے میئر کا انتخاب اور اسمبلی کے انتخابات ایک ہی جمعرات کو منعقد ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے اسے ''جمعرات اولیٰ'' (Super Thursday) کا نام دیا گیا۔

دارالعوام میں انتخابات کے نتیجے کے طور پر جب کوئی جماعت اکثریت حاصل کرلیتی ہے تو موجودہ وزیراعظم سب سے پہلے ردعمل (Response) دیتا ہے۔ اگر اس کی اپنی پارٹی اکثریت حاصل کرلے تو وہ دوبارہ توثیق یا نئے تقرر کے ذریعے حکومت جاری رکھتی ہے اور اگر برسراقتدار پارٹی ہار جائے تو وزیراعظم شاہی سربراہ کو اپنا استعفیٰ پیش کردیتا ہے جس پر وہ فاتح پارٹی کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دیتا ہے۔

وزیراعظم ہارنے کے باوجود اقتدار میں رہنے کے لئے کوشش کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس کے بعد ملکہ کی تقریر (Queen's Speech) میں آئندہ پروگرام کا خاکہ دیا جاتا ہے جس کو منظور کرنے یا مسترد کے لئے دارالعلوم کو اعتماد یا استرداد کا ووٹ ڈالنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ شاہی سربراہ کنگڈم کے وزیراعظم کو عہدہ چھوڑنے پر مجبور کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ الا یہ کہ وزیراعظم خود استعفیٰ دے دے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا طرز حکومت وفاقی ہے۔ تمام عہدے داروں کا انتخاب وفاقی (قومی) ریاست اور مقامی سطح پر ہوتا ہے۔ قومی سطح پر صدر کا انتخاب بالواسطہ طور پر الیکٹورل کالج کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ وفاقی مقنّنہ اور کانگریس کے تمام ارکان کا انتخاب براہ راست ہوتا ہے۔ مقامی سطح پر کاؤنٹیز اور شہروں میں عہدیداروں کا انتخاب ہوتا ہے۔ ملک بھر میں 10 لاکھ سے زیادہ ارکان منتخب ہوتے ہیں۔

یہاں گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر براہ راست منتخب ہوتے ہیں۔ بعض ریاستوں میں مشترکہ اور بعض میں ایک ٹکٹ پر انتخاب لڑا جاتا ہے۔ بعض ریاستوں میں اٹارنی جنرل اور سیکرٹری آف سٹیٹ بھی انتخابی عہدے ہوتے ہیں جبکہ ریاست نبراسکا میں صرف سینیٹرز ہی منتخب ہوتے ہیں اور بعض ریاستوں میں سپریم کورٹ اور سٹیٹ عدلیہ کے ارکان بھی منتخب ہوتے ہیں جبکہ بعض ریاستیں ایسی بھی ہیں جہاں آئینی ترمیم بھی بیلٹ پر ہوتی ہے۔

انتخابی اخراجات کا معاملہ یہاں ہمیشہ متنازع رہا ہے۔ کیونکہ خصوصی طور پر وفاقی انتخابات کی مہم کے لئے نجی ذرائع معقول رقوم فراہم کرتے ہیں۔ وفاقی الیکشن کمیشن 1975ء میں قائم کیا گیا تھا جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابی مہم کے اخراجات کے بارے میں معلومات فراہم کرے اور صدارتی انتخابات پر اٹھنے والے اخراجات اور پبلک فنڈنگ پر نگاہ رکھے۔ وفاقی الیکشن کمیشن کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ نیشنل ووٹر رجسٹریشن ایکٹ 1993ء کے معیار کے مطابق ووٹروں کے ٹرن آؤٹ میں اضافہ کرے۔

ووٹرز کی اہلیت

رنگ و نسل اور صنفی امتیاز کے بغیر ووٹر کی عمر کم ازکم 18 سال مقرر کی گئی ہے۔ بعض ریاستوں میں سزایافتہ مجرم اور خاص طور پر کسی سنگین جرم میں ملوث کسی فرد کو کچھ مدت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے ووٹ ڈالنے کا نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ یوایس اے میں ایسے ووٹروں کی تعداد ایک اندازے کے مطابق 53 لاکھ ہے، بعض ریاستوں میں کم عقل یا غیر متوازن ذہن کے حامل افراد کو بھی نااہل قرار دے دیا جاتا ہے۔

ووٹنگ کے لئے رجسٹریشن کرانا ووٹر کی اپنی ذمہ داری ہے، سوائے شمالی ڈکوٹا کے۔ ووٹر رجسٹریشن ایکٹ 1993ء کو عمومی طور پر ''ووٹر موٹر'' کہا جاتا ہے، جبکہ ریاستوں ریڈاہو، منی سوٹا، نیو ہمپشائر، وسکونسن، ویومنگ اور شمالی ڈکوٹا میں عین الیکشن کے روز بھی رجسٹریشن کرائی جاسکتی ہے۔

ایسے ووٹر جو پولنگ سٹیشن پر ووٹ نہیں ڈال سکتے، ان کے لئے غیر حاضر ووٹرز کا طریقہ کار موجود ہے۔ اس سلسلے میں یوایس اے کا محکمہ ڈاک خدمات انجام دیتا ہے۔ تقریباً آدھی ریاستیں ایسی ہیں جو غیر حاضر ووٹ کی کھلی اجازت دیتی ہیں اور باقی ریاستیں اس کے لئے معقول جواز طلب کرتی ہیں۔ بعض ریاستیں جیسے کیلیفورنیا درخواست دینے پر تاحیات غیر حاضر ووٹ ڈالنے کی رعایت بھی دیتی ہیں۔ غیر حاضر ووٹروں میں بیرون ملک مقیم یا ملازمت کرنے والے ووٹر شامل ہیں۔ یہ ووٹ فیکس اور میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ ووٹ ریکارڈ کرنے کے لئے مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔

انتخابی سطحیں

صدارتی نظام حکومت ہونے کے باعث ایگزیکٹو اور قانون ساز Legislatures الگ الگ منتخب کئے جاتے ہیں۔ آئین کے مطابق صدر کا انتخاب ملک بھر میں ایک ہی دن میں منعقد ہوتا ہے تاہم کانگریس کے عہدیدار مختلف اوقات میں منتخب کئے جاسکتے ہیں۔ دونوں طرح کے انتخابات بیک وقت ہر چار سال بعد منعقد ہوتے ہیں۔

کانگریس کے وسط مدتی (Intervening) انتخابات ہر دو سال بعد ہوتے ہیں۔ ایوان نمائندگان کے لئے اہلیت کی عمر کم ازکم پچیس سال ہے۔ ایسا شخص جو گزشتہ سات سال سے امریکی شہری ہو حق نمائندگی کا حامل ہوتا ہے۔ جبکہ سینٹ کے امیدوار کے لئے عمر کی کم ازکم حد 30 سال ہے اور اسے گزشتہ کم ازکم نو برس سے امریکہ کا قانونی شہری ہونا چاہئے۔ صدارتی امیدوار کی کم ازکم عمر 35 سال ہونی چاہئے اور وہ کم ازکم گزشتہ چودہ سال سے امریکی شہری کی حیثیت سے امریکہ میں مقیم ہو۔

صدارتی انتخابات

امریکی صدر اور نائب صدر یک بارگی منتخب ہوتے ہیں۔ یہ انتخاب بالواسطہ ہوتا ہے اور اس میں الیکٹورل کالج کے ارکان حصہ لیتے ہیں۔ صدر بننے کے لئے اس کالج کے کم ازکم 270 ارکان کے ووٹ درکار ہوتے ہیں۔ ملک بھر کی ہر ریاست میں ووٹر انتخاب کاروں کی ایک سلیٹ (Slate) کا چناؤ کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہر پارٹی یا امیدوار اپنی سلیٹ پیش کرتا ہے۔ ہر منتخب کار بیلٹ پر موجود اپنے امیدوار کو ووٹ دینے کا پیشگی وعدہ کرتا ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ جیتنے والا قومی سطح پر پاپولر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب نہ رہا ہو۔ تاہم وہ الیکٹورل کالج میں آکر جیت جائے۔ یہ طریقہ کار اکثر ناقدین کی نظر میں ناقص رہا ہے۔ صدارتی انتخاب میں دوسرے نمبر پر ووٹ حاصل کرنے والا امیدوار نائب صدر کا عہدہ پاتا ہے۔ نائب صدارت کا نامزد امیدوار ''رننگ میٹ'' (Running Mate) کہلاتا ہے، ایک شخصیت دوبار صدر بن سکتی ہے۔

کانگریس کے انتخابات

کانگریس کے انتخابات ہر دو سال بعد ہوتے ہیں، اس کے دو چیمبر ہوتے ہیں۔ ایک ایوان نمائندگان کہلاتا ہے۔ اس کے ارکان کی تعداد 435 ہوتی ہے۔ یہ انتخاب ہر دو سال بعد یک مسندی حلقوں (Single-Seat Constituencies) میں ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے ایوان سینٹ کے ارکان کی تعداد ایک سو ہے۔ ان کا انتخاب دو مسندی حلقوں (Dual-Seat Constituencies) میں ہر ریاست میں ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک تہائی کی رکنیت کی ہر دو سال بعد تجدید ہوتی ہے۔

جماعتی نظام

یوایس اے میں ایک مضبوط دو جماعتی نظام مروج ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں دو اکثریتی جماعتیں ہیں۔ کسی تیسری جماعت کے لئے امریکہ میں انتخابی کامیابی کا حصول انتہائی مشکل ہے۔ ان دو جماعتوں میں ایک ری پبلکن اور دوسری ڈیموکریٹ ہے۔

ترکی

غیر مغربی اقوام میں ترکی کی سلطنت عثمانیہ نے سب سے پہلے آئینی حکومت قائم کی، سلطنت عثمانیہ میں آئینی تحریکیں انیسویں صدی کے نصف آخر میں

شروع ہوگئی تھیں۔اس سلسلے میں پہلا اقدام 1839ء میں اٹھایا گیا۔ 1909ء میں اس آئین میں ترامیم کرکے اسمبلی کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا اور ایک شاہی جمہوری سیاسی نظام کی بنیاد ڈالی گئی۔یہ نظام اس وقت کے مغربی یورپ کے سیاسی نظاموں سے مماثلت رکھتا تھا۔

1921ء میں جنگ آزادی کے دوران ایک نیا آئین وجود میں لایا گیا، جبکہ 1924ء میں جمہوریہ ترکی نے پہلا اور 1961ء میں دوسرا آئین نافذ کیا گیا، اس کے تحت دو ایوانی پارلیمنٹ متعارف کرائی گئی، ایک قومی اسمبلی اور دوسرا سینیٹ۔ 1982ء میں تیسرا آئین نافذ کیا گیا۔جس میں قوم کو غیر مشروط پر اقتدار اعلیٰ کا حامل قرار دے دیا گیا۔ملک پر قانون کی حکمرانی کا اصول تسلیم کرتے ہوئے اسے جمہوری، سیکولر اور سوشل ریاست قرار دے دیا گیا، جبکہ عدلیہ کو بدستور آزاد رکھا گیا اور اتاترک کے قوم پرستانہ نظریات کو بھی تحفظ دیا گیا۔

سیاسی پارٹیاں اور انتخابی نظام

قانون کے مطابق ہر ترک باشندہ 18 سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد ووٹ دینے کا حق رکھتا ہے، تاہم مسلح افواج کے پرائیویٹ اور کارپورل، ملٹری سکولوں کے طلباء اور سزا یافتہ لوگ ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم قرار دیئے گئے۔

طلباء اور مسلح افواج کے لوگ کسی سیاسی جماعت کے رکن نہیں بن سکتے، ملک میں سیاسی جماعت بنانے کے لئے حکومت سے اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، سیاسی جماعتیں اپنی سرگرمیاں آزادی کے ساتھ جاری رکھ سکتی ہیں، البتہ سیاسی جماعتوں کے اندر کام اور فیصلے جمہوری بنیادوں پر کرنے کی شرط عائد ہے ہر پارٹی کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنا ہیڈ کوارٹر انقرہ میں رکھے، سیاسی پارٹی قائم کرنے کے لئے ایسے 30 ترک باشندوں کے دستخط ضروری ہیں جو پارلیمنٹ کا الیکشن لڑنے کے اہل ہوں، پارٹی میں اعلیٰ ترین اختیارات اس کی جنرل کونسل کے پاس ہوتے ہیں۔

اس وقت پارلیمنٹ 549 ارکان پر مشتمل ہے۔ انتخابات کے بعد پارلیمنٹ میں موجود جماعتیں صدارت کے لئے اپنے امیدوار نامزد کرتی ہیں۔ انتخاب جیتنے کے لئے کم ازکم 341 ووٹ درکار ہوتے ہیں، اس مقصد کے لئے امیدوار کی پارٹی دوسری چھوٹی پارٹیوں سے حمایت طلب کرسکتی ہے، بیلٹ خفیہ ہوتا ہے اور ایک مرحلے میں کوئی امیدوار صدر منتخب نہ ہو سکے تو دوسرا اور تیسرا مرحلہ بھی منعقد کیا جاسکتا ہے، جیسے موجودہ ترک صدر عبداللہ گل تیسرے مرحلے میں جاکر انتخاب جیت سکے وہ اس وقت جمہوریہ ترکی کے گیارہویں صدر ہیں۔

مقامی انتخابات

ترکی 81 صوبوں پر مشتمل ہے۔مقامی سطح کے انتخابات ہر پانچ سال بعد منعقد ہوتے ہیں۔کوئی بھی ترک باشندہ جس کی عمر کم ازکم 25 سال ہو، میئر، صوبائی اسمبلی اور سٹی کونسل کا رکن منتخب ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ شرائط پر پورا اترتا ہو۔ان شرائط کے مطابق امیدوار کم ازکم پرائمری سکول کی حد تک تعلیم یافتہ ہو مکمل قانونی حقوق رکھتا ہو، اس نے ملٹری سروس مکمل کی ہو اور اس نے کسی جرم میں کم ازکم ایک سال سزا نہ کاٹی ہو، کم ازکم گزشتہ چھ ماہ سے اپنے حلقہ انتخاب کا رہائشی ہو۔

مقامی انتخابات میں متناسب نمائندگی کا نظام رائج ہے، میئر کی نشست کے لئے سادہ اکثریت حاصل کرنا پڑتی ہے۔صوبائی اور قومی اسمبلی کے ارکان کے انتخاب کے لئے ہر انتظامی ضلع انتخابی علاقہ ہے۔ میئر اور سٹی کونسل کے ارکان کے انتخاب کے لئے ہر شہر انتخابی حلقہ ہے۔ایک سے زیادہ انتظامی اضلاع پر مشتمل شہروں میں میٹروپولیٹن میئر منتخب ہوتے ہیں۔

اناطولیہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اس وقت استنبول میں ووٹروں کی تعداد 73 لاکھ 61 ہزار سے زیادہ ہے جبکہ انقرہ میں 27 لاکھ 35 ہزار سے زیادہ اور ازمیر میں 24 لاکھ 60 ہزار سے زیادہ ہے۔ سپریم بورڈ آف الیکشن کے مطابق گزشتہ انتخابات میں 20 پارٹیوں نے حصہ لیا۔

بھارت

بھارت دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک سمجھا جاتا ہے۔یہاں ووٹروں کی تعداد لگ بھگ 67 کروڑ بنتی ہے۔انتخابات پر کم وبیش 30 کروڑ ڈالر کے اخراجات اٹھتے ہیں اور ووٹ ریکارڈ کرنے کے لئے دس لاکھ سے زیادہ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔پاکستان کی طرح یہاں بھی ریاست کا سربراہ صدر اور حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے۔صدر کا انتخاب ہر پانچ سال کے بعد وفاق اور ریاستوں کی مقننہ کرتی ہے۔ یونین اور ریاستوں کو برابر کا درجہ حاصل ہے اور متناسب نمائندگی کا اصول کارفرما ہے۔پارلیمنٹ کے دو چیمبر ہیں ایک لوک سبھا (دارالعوام) کہلاتی ہے۔ اس کے 545 ارکان ہوتے ہیں۔543 ارکان پانچ سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں جبکہ دو ارکان اینگلو انڈین برادری کی نمائندگی کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔جو غیر منتخب ہوتے ہیں۔543 ارکان کا انتخاب تکثیریت (Plurality) کے اصول کے تحت ہوتا ہے۔دوسرا چیمبر راجیہ سبھا (House of States) ہے اس کے 245 ارکان ہوتے ہیں۔ 233 ارکان چھ برس کے لئے منتخب ہوتے ہیں ایک تہائی ہر دو سال بعد سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ارکان کا انتخاب سٹیٹ کے قانون ساز اور وفاقی علاقے کرتے ہیں منتخب ارکان کا چناؤ متناسب نمائندگی کے تحت ہوتا ہے جس میں واحد قابل انتقال ووٹ کا طریقہ کار استعمال ہوتا ہے بارہ نامزد ارکان عموماً فنکار، ایکٹر، سائنسدان، جیورسٹ، کاروباری شخصیات اور صحافی ہوتے ہیں۔

انتخابات کا اہتمام الیکشن کمیشن کرتا ہے انتخابی عمل شروع ہونے کے بعد کوئی عدالت نتائج برآمد ہونے تک مداخلت نہیں کرسکتی۔ الیکشن کمیشن گھر گھر رجسٹریشن اور تصدیق کا کام کرتا ہے اور ووٹروں کی فہرست تیار کرکے ہر شہر اور قصبے کے ہیڈ پوسٹ آفس کو فراہم کرتا ہے اسمبلی کے لئے انتخابی عمل ایک ماہ تک جاری رہتا ہے ملک کے بے حد کشادہ رقبے اور بے پناہ آبادی کے باعث انتخابات متعدد مراحل میں کرائے جاتے ہیں۔انتخابات سے قبل الیکٹورل رولز کی اشاعت ایک کلیدی عمل کی حیثیت رکھتی ہے۔الیکشن کمیشن انتخابات کے لئے نامزدگی کی تاریخ، ووٹنگ کا دن اور گنتی کا دن مقرر کرتا ہے، اس کے ساتھ ہی ضابطہ اخلاق لاگو کردیا جاتا ہے۔جس پر تمام سیاسی جماعتوں کا اتفاق ہوتا ہے، اس ضابطہ کے تحت مرکزی یا کوئی ریاستی حکومت کسی علاقہ پر اثر انداز ہونے کے لئے کسی طرح کے ترقیاتی اعلانات یا فنڈز کی صورت میں ترغیبات وغیرہ نہیں دے سکتی۔امیدوار اپنے اثاثے اور عمر کے علاوہ کسی جرم میں ملوث رہا ہو تو اس کی تفصیلات افشاء کرنے کا پابند ہوتا ہے کسی جرم میں سزا یافتہ شخص امیدوار نہیں ہوسکتا۔تاہم ایسے لوگ جن کے مقدمات کی سماعت جاری ہو انتخاب لڑ سکتے ہیں۔البتہ جرم ثابت ہوجائے تو انہیں روکا جاسکتا ہے۔انتخابی مہم الیکشن سے 48 گھنٹے پہلے ختم ہو جاتی ہے۔ہم خیال جماعتیں اتحاد بناسکتی ہیں اور ہر ریاست میں Seat Sharing کرسکتی ہیں ایسی جماعتیں الیکشن کے بعد بھی حکومت سازی کے لئے اتحاد کرسکتی ہیں۔امیدوار رات 10 بجے کے بعد اپنے جلسوں میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کرسکتے۔ووٹنگ کے دن سرکاری سکولوں اور کالجوں میں پولنگ سٹیشن مقرر کردیئے جاتے ہیں اور اس دن عام تعطیل کا اعلان کردیا جاتا ہے۔تمام شراب خانے خصوصی طور پر بند کردیئے جاتے ہیں ضلع کا کلکٹر پولنگ کا انچارج ہوتا ہے ان پولنگ سٹیشنوں میں سرکاری ملازمین کو تعینات کردیا جاتا ہے۔بیلٹ باکس کے بجائے الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں استعمال کی جاتی ہیں اور ان مٹ سیاہی استعمال کی جاتی ہے جو بائیں ہاتھ کی پہلی انگلی کی پور پر لگائی جاتی ہے اس طرح انتخابی دھاندلی پر بڑی حد تک قابو پالیا گیا ہے۔الیکشن کے اختتام کے بعد مشینیں ایک سٹرانگ روم میں کڑی نگرانی میں رکھ دی جاتی ہیں اس کے بعد ووٹوں کی گنتی کا دن مقرر کردیا جاتا ہے اور چند گھنٹوں میں نتائج کا اعلان کردیا جاتا ہے۔ریاست کا صدر جیتنے والی پارٹی کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دیتا ہے۔نئی حکومت کو لوک سبھا میں اپنی اکثریت ثابت کرنے کے لئے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا پڑتا ہے یہ عمل سادہ اکثریت پر منتج ہوتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 17 فروری 2008ء)

بقیہ صفحہ 3۔صد سالہ خلافت جلسہ آئیوری کوسٹ

بک سٹال

ہر سال کی طرح امسال بھی 25 ویں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے موقع پر ایک بک سٹال کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں جماعتی کتب ورسائل اور لٹریچر برائے فروخت رکھا گیا تھا اس کے علاوہ مختلف جماعتی تقریبات کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز بھی دستیاب تھیں۔

میڈیکل کیمپ

مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے احمدیہ کلینک نے جلسہ سالانہ کے دوران احباب کو میڈیکل کی سہولت فراہم کیں۔احمدیہ کلینک کی یہ ٹیم 6 افراد پر مشتمل تھی اور سینکڑوں افراد کو طبی امداد اور دوائیں دی گئیں۔

حاضری

آئیوری کوسٹ میں سفر کی بہت زیادہ مشکلات اور آدھے سے زیادہ ملک پر باغیوں کا قبضہ ہونے کے باوجود صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ کے لئے احباب جماعت میں بہت زیادہ جوش تھا۔بعض احباب و خواتین 550 سے زیادہ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے جلسہ سالانہ پر پہنچے۔شدید مشکلات کے باوجود محض خدا تعالیٰ کے فضل سے 3500 سے زائد احباب وخواتین نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات باری تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام شاملین کو احمدیت یعنی حقیقی دین کے نور سے نوازے اور اس جلسہ کو آئیوری کوسٹ اور خاص طور پر اس ریجن اپینگرو کے لئے عظیم الشان ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 6 مارچ 2009ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب صدر حلقہ شمالی چھاؤنی جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بعمر 82 سال مورخہ 13 مئی 2009ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے میت کو ربوہ لے جایا گیا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت صابرہ، شاکرہ، عبادت گزار، مہمان نواز اور لجنہ میں ہردلعزیز تھیں۔ آپ محترم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب مرحوم سابق ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد کی حقیقی بھانجی اور بڑی بہو تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور تقویٰ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشریٰ رحیم صاحبہ ترکہ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ)

مکرمہ بشریٰ رحیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 4/5 محلّہ دارالبرکات میں سے 1 مرلہ 68 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

1۔ مکرم عبدالحکیم عارف صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم عبدالشکور صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عبدالمومن صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ بشریٰ رحیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد زاہد صاحب کارکن (شعبہ وصایا) روزنامہ الفضل کی اینجیوگرافی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم حکیم محمود احمد صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 203 ر۔ب مانا نوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے عزیزم مسرور احمد طاہر نے خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 9 مئی 2009ء کو تقریب آمین ہوئی۔ جس میں عزیزم سے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں محترم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے سنیں اور پھر دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے سینہ کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10 اپریل 2009ء کی شام خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم ملک منصور احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد اکرم صاحب کے گھر واقع دھوراجی کالونی کراچی میں گیس لیکیج کی وجہ سے اچانک آگ لگ جانے کا واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ اس حادثہ میں ان کی بیٹی مکرمہ امۃ المصور صاحبہ اور اہلیہ محترمہ طاہرہ منصور صاحبہ بنت مکرم ملک محمد افضل صاحب مرحوم آف ملکے کلاں ضلع سیالکوٹ بری طرح سے زخمی ہو گئیں۔ مکرم ملک منصور احمد صاحب خود بھی شدید زخمی ہوئے۔ اگرچہ آپ کی دونوں ٹانگیں گھٹنوں تک اور دونوں ہاتھ کلائیوں تک بہت شدید جھلس گئے تھے لیکن آپ نے اپنے زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اول الذکر دونوں زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا۔ زخمیوں کو پہلے سول ہسپتال کراچی پہنچایا گیا جہاں پر محترمہ طاہرہ منصور صاحبہ کو آئی سی یو میں داخل کر کے علاج معالجہ شروع کر دیا گیا اور محترمہ امۃ المصور صاحبہ کو فوری طور پر جناح ہسپتال کراچی منتقل کیا گیا جہاں قریباً آٹھ گھنٹے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد مکرمہ امۃ المصور صاحبہ صبح قریباً تین بجے وفات پا گئیں۔

مورخہ 13 اپریل 2009ء کو مکرمہ امۃ المصور صاحبہ کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بیت المہدی گولبازار میں بعد نماز عصر مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

مورخہ 14 اپریل 2009ء بوقت شام قریباً ساڑھے پانچ بجے محترمہ طاہرہ منصور صاحبہ اچانک طبیعت بگڑ جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ 15 اپریل 2009ء کو مرحومہ کی میت بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے براستہ فیصل آباد ربوہ میں ان کے سسرالی گھر واقع محلّہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف لائی گئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں امانتاً تدفین کے بعد مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ انتہائی خوش اخلاق اور ملنسار تھیں۔ اپنے اور پرائے ہر ایک کے ساتھ انتہائی پیار اور محبت کے ساتھ پیش آیا کرتی تھیں اور حتی المقدور غریبوں اور مستحقین کی اپنے طور پر مالی امداد بھی کیا کرتی تھیں۔ اپنے اردگرد کے حلقہ میں انتہائی اچھے اثر ورسوخ کی حامل تھیں۔ اپنوں اور بیگانوں سے محبت کا جذبہ ان کی طبیعت کا خاصا تھے۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی صبر اور ہمت کے ساتھ اپنے خاوند کا ساتھ دیا کرتی تھیں۔ جماعتی طور پر لجنہ کی اپنے حلقہ کی ایک فعال ممبر تھیں۔ اجلاسات اور دیگر تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ حلقہ میں منعقد ہونے والی قرآن کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس تمام حادثہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے خدمت کی ایک مثال قائم کرتے ہوئے ہر ممکن مدد فراہم کی۔ کم از کم پانچ خدام ہر وقت موقع پر موجود اور خدمت کیلئے مستعد رہے اور اس انتہائی غم کے موقع پر ورثاء کو کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہونے دی۔ خاکسار تہہ دل سے تمام احباب اور عہدیداران کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ مکرم ملک منصور احمد صاحب اب خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ روبہ صحت ہیں۔ زخم کافی حد تک مندمل ہو چکے ہیں اور چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور زخمی ہونے والے ہمارے بھائی کو اپنے خاص فضل اور رحم سے صحت وتندرستی عطا فرماتے ہوئے اس بڑے سانحہ کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد شفیع خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر وزیر محمد خان صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ حال مانچسٹر ساؤتھ برطانیہ مورخہ 6 مئی 2009ء کو وفات پا گئے ان کی عمر 91 سال تھی۔ مانچسٹر میں ان کی نماز جنازہ ریجنل مشنری انچارج مکرم داؤد احمد صاحب قریشی نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 9 مئی 2009ء کو مکرم ملک یوسف سلیم صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی اقبال نے محلّہ کی بیت الذکر میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک یوسف سلیم صاحب نے دعا کرائی۔ آپ ایک سال سے ٹانگوں میں کمزوری کی وجہ صاحب فراش تھے۔ آپ نیک، پابند صوم صلوٰۃ اور نظام جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ آپ کو تلاوت قرآن کریم کا شوق تھا اکثر قرآن کریم کی تلاوت توجہ سے سنتے تھے۔ آپ پورے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت اولاد سے نوازا تھا اور مندرجہ ذیل چھ بچے عطا کئے۔ ماسوائے چھوٹے بیٹے کے سب شادی شدہ ہیں۔ مکرم شوکت حسین صاحب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ پاکستان نیوی کراچی، مکرم محمد اعظم صاحب ٹیکنیشن ملتان مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مانچسٹر یو۔کے، خاکسار، مکرمہ ناصرہ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبدالحمید صاحب مانچسٹر یوکے اور مکرم مبارک احمد صاحب ربوہ۔ آپ نے 1950ء میں احمدیت قبول کی اور عمر کے آخری دس سال اپنے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے پاس مانچسٹر میں گزارے۔ اس دوران انہوں نے بیت الفتوح اور بیت ہارٹلے پول کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حیدر بخش جتوئی

سندھ کے مشہور ہاری رہنما و شاعر جناب حیدر بخش جتوئی سندھ کے مردم خیز ضلع لاڑکانہ میں 7 اکتوبر 1900ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 1922ء میں انہوں نے بمبئی یونیورسٹی سے بی اے اور 1923ء میں آنرز کیا اور سرکاری ملازمت سے وابستہ ہو گئے اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدے تک پہنچے۔

حیدر بخش جتوئی 1945ء میں ملازمت سے مستعفی ہو کر ہاریوں کی تحریک میں شامل ہو گئے اور 1946ء میں سندھ ہاری کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ 1950ء میں ان کا مرتب کردہ آئین، ہاری کونسل نے منظور کیا اور اسی برس ان کی جدوجہد کے نتیجے میں حکومت سندھ نے قانون زراعت منظور کیا۔

جناب حیدر بخش جتوئی نے خارزار سیاست میں قدم رکھنے کے باعث اپنی زندگی کے سات برس جیل میں گزارے۔ 1969ء میں ان پر فالج کے موذی مرض کا حملہ ہوا جس کے نتیجے میں وہ 21 مئی 1970ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

جناب حیدر بخش جتوئی، سندھی زبان کے ایک اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے۔ برصغیر پاک وہند کی تحریک آزادی پر ان کی نظم جو آزادی قوم کے نام سے 1946ء میں شائع ہوئی تھی، کسی بھی مشرقی زبان کی طویل ترین نظم سمجھی جاتی ہے۔

حیدر بخش جتوئی کی اعلیٰ خدمات کے باعث سندھ کے عوام نے انہیں ''بابائے سندھ'' کا خطاب عطا کیا۔

اچھے اور ذہین بچے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 1970ء میں فرماتے ہیں۔

بعض لوگ (میں ان کی نیت پر حملہ نہیں کرتا لیکن) ایسا کرتے ہیں اور بڑی شرم آتی ہے کہ ایسے لوگ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے اور ہم بھی اگر ہم نے ان کی بات مان لی تو خدا کو کیا جواب دیں گے بڑے آرام سے آکر کہہ دیتے ہیں۔ میرا بچہ نہایت نکھد پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دیتا آوارگی اس کے اندر ہے میٹرک میں اس نے لوئر تھرڈ ڈویژن کے نمبر لئے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسے جامعہ احمدیہ میں داخل کر لیں...... میرے نزدیک جو اوسط درجہ کا طالب علم آتا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دین کے لئے ٹاپ (Top) کا، نہایت اعلیٰ درجہ کا ذہن وقف ہونا چاہئے۔ یعنی ایسا ذہن کہ اس سے بہتر اور ذہن نہ ہو............

پس ایک تو دین کے لئے ہمیں اچھے ذہن چاہئیں دوسرے معاشرہ کے لحاظ جامعہ احمدیہ میں ایک سمویا ہوا گروہ ہونا چاہئے یعنی غریبوں کے بچے بھی ہوں، متوسط خاندانوں کے بچے بھی ہوں اور اچھے امیروں کے بچے بھی وہاں آئیں! اگر یہ نہیں ہوگا تو ان کی صحیح تربیت نہیں ہو سکے گی۔ صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ غریب اور متوسط اور امیر گھرانوں کا بڑا اچھا تعلق ہو۔

جب تک ہم ہر شعبہ میں یہ ثابت نہ کریں کہ انسان انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں اور ایک شعبہ ہمارا جامعہ احمدیہ کا ہے وہاں جو ہمارے Millionaire (ملین ایر) اگر کوئی ہوں ہماری جماعت میں تو ان کے بچے بھی آنے چاہئیں اور ایک جیسے ماحول میں انہیں تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور پھر ایک جیسی پابندیوں کے ساتھ انہیں باہر جا کر (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اندر حقیقی معنی میں مساوات قائم ہے......

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 232 تا 234)

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شازیہ مسعود صاحبہ گزشتہ دنوں بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے گر گئیں۔ انہوں نے نظر کمزور ہونے کی وجہ سے لینز لگوائے ہوئے تھے۔ گرنے سے ایک لینز نے آنکھ کے اندر خون کی رگ کاٹ دی جس کی وجہ سے نظر آنا بند ہو گیا۔ الشفا ہسپتال راولپنڈی میں ریفر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خبریں

پاکستانی ایٹمی ہتھیار محفوظ ہیں، ان کے مقامات کا علم نہیں

سی آئی اے کے ڈائریکٹر لیون پینٹیا نے کہا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیار طالبان کی دسترس سے محفوظ ہیں تاہم امریکی خفیہ اداروں کے حکام کو پاکستانی ایٹمی ہتھیاروں کے اصل مقامات کا علم نہیں۔ لاس اینجلس میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کو طالبان سے بچانے کے لئے پاکستانیوں کا طریقہ کار بالکل محفوظ ہے تاہم اس پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آخر کار طالبان یہ چاہتے ہیں کہ وہ پاکستانی ایٹمی ہتھیاروں تک رسائی حاصل کریں۔

اب پوری قوم عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی کی حمایت کرتی ہے

صدر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ عسکریت پسندوں کے خلاف جنگ کو اب سیاسی جماعتوں کی بھی حمایت حاصل ہوگئی ہے۔ ایوان صدر میں کینیڈا کے وزیر دفاع کے ساتھ ملاقات کے دوران صدر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت قانون کی بالا دستی کیلئے ریاست میں عملداری کو یقینی بنائے گی۔ پوری قوم اب عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی کی حمایت کرتی ہے اور دہشت گردی کا خاتمہ چاہتی ہے۔ حکومت نقل مکانی کرنے والوں کی بحالی کیلئے پر عزم ہے۔ متاثرین کی بحالی کیلئے عملی امداد کی ضرورت ہے۔ وزیر دفاع نے صدر کو یقین دلایا کہ مشکل کی اس گھڑی میں کینیڈا پاکستان کے ساتھ ہے۔

امریکی ڈرون حملے روکنے کیلئے عملی اقدامات کر رہے ہیں

وزیر اعظم گیلانی نے علماء اور مشائخ عظام پر زور دیا ہے کہ وہ اسلام کا حقیقی تشخص اجاگر کرنے، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے سدباب کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ کوئی مذہب کسی کی جان لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ کسی کو حکومت کی عملداری چیلنج کرنے اور ریاست کے اندر ریاست بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ امریکی ڈرون حملے روکنے کے لئے عملی اقدامات کر رہے ہیں، اس کے اثرات جلد نظر آئیں گے۔

سوات آپریشن مزید 2 ماہ جاری رہ سکتا ہے

شدت پسندوں کے خلاف سوات آپریشن مزید 2 ماہ تک جاری رہ سکتا ہے۔ آرمی چیف جنرل کیانی کے مطابق ان علاقوں میں شدت پسندوں کے بیرون ملک رابطے ہیں اور انہیں باہر سے اسلحہ اور پیسہ بھی ملتا ہے اور اس طرح انہوں نے بیرونی عناصر کی مدد سے خود کو مضبوط کر لیا ہے۔ ملکی بقاء کے لئے آپریشن انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔

مکرم منصور احمد ناصر صاحب۔ جنرل سیکرٹری

لائبیریا میں نئی بیت الذکر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو بومی کاؤنٹی کے ایک گاؤں Bowin Town میں ایک نئی بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ جس کا افتتاح 9 رجنوری 2009ء کو مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا نے فرمایا۔ جو جلسہ سالانہ لائبیریا میں حضور انور ایدہ اللہ کی نمائندگی میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس گاؤں کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ابھی تک غیر احمدی ہے۔ لیکن جن چند افراد نے احمدیت قبول کی ہے اللہ کے فضل سے مخالفت کے باوجود اخلاص و وفا سے ایمان پر قائم ہیں۔ خطبہ جمعہ میں مکرم مولانا اشرف عارف صاحب نے بیوت الذکر کے قیام کی غرض و غایت بیان کی۔

اس موقع پر مکرم امیر صاحب لائبیریا کی قیادت میں منروویا سے آنے والے وفد کے علاوہ قریبی دیہات سے بھی احمدی احباب تشریف لائے تھے اور حاضری 100 کے لگ بھگ ہوگئی۔ بیت الذکر کو اندر اور باہر سے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ کیلے اور کھجور کے پتوں سے بیت الذکر کے باہر کے ماحول کو بھی سجایا گیا۔

قبل ازیں 5 رجنوری 2009ء کو گرینڈ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک ٹاؤن Nagbina میں بھی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔ یہ ٹاؤن سیرالیون جانے والی ہائی وے پر بارڈر کے قریب واقع ہے اور کچھ عرصہ قبل اس گاؤں کے لوگ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب اور مکرم امیر صاحب لائبیریا اور ان کی عاملہ کے چند ارکان کی معیت میں Nagbina ٹاؤن پہنچے۔ جہاں گاؤں کے احمدی احباب نے ان کا استقبال کیا۔ پروگرام کے مطابق احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھنے کی سادہ اور پُر وقار تقریب ہوئی۔ بنیاد کا پہلا پتھر مرکزی نمائندہ مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے رکھا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب لائبیریا، اراکین مجلس عاملہ اور گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے باری باری پتھر رکھنے کی سعادت پائی۔

اس بیت الذکر کے تمام تر اخراجات امریکہ سے ہمارے ایک مخلص احمدی دوست نے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اس نیکی کا اجر عظیم عطا فرمائے اور بیت الذکر کو مخلص نمازیوں سے بھر دے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 راپریل 2008ء)

چلتا ہوا کاروبار برائے فوری فروخت
فن زون Fun Zone کھلونوں کی دکان اور ویڈیو گیمز
برائے رابطہ
مامون مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ :0322-7937913

ربوہ میں طلوع و غروب 21 مئی

طلوع فجر	4:39
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	8:04

پلاٹ برائے فروخت
7 مرلہ واقع دارالعلوم ربوہ
رابطہ: 0334-6360797

بجلی کا نعم البدل
نیو ربوہ الیکٹرونکس
جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر
ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6215934

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10